



## سوال

(479) محرم کے پھتری استعمال کرنے اور بیٹ باندھنے میں کوئی حرج نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محرم کے لیے پھتری استعمال کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز بیٹ باندھنے کے بارے میں کیا حکم ہے جب کہ یہ معلوم ہے کہ اس پر سلائی لگی ہوئی ہوتی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سورج کی گرمی سے بچنے کے لیے سر پر پھتری استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ مرد کے لیے سر ڈھانپنے کی ممانعت میں داخل نہیں ہے کیونکہ اس سے مقصود سر کو ڈھانپنا نہیں ہوتا بلکہ اس سے مقصود دھوپ اور گرمی سے بچنے کے لیے سایہ کرنا ہوتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما تھے، ان میں سے ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کی مہار کو پکڑا ہوا تھا اور دوسرے نے گرمی سے بچانے کے لیے آپ کے اوپر کپڑا اٹھایا ہوا تھا حتیٰ کہ آپ نے حمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ [1] ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ دوسرے نے دھوپ سے بچانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر کپڑا اٹھایا ہوا تھا۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولنے سے قبل حالت احرام میں اس کپڑے کو سایہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔

ازرار پر بیٹ باندھنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور سائل نے جو یہ کہا ہے: ”جب کہ یہ معلوم ہے کہ اس پر سلائی لگی ہوتی ہے۔“ تو یہ بات بعض عوام کی اس غلط فہمی پر مبنی ہے کہ علماء نے جو یہ کہا ہے کہ محرم کے لیے سلا ہوا کپڑا احرام ہے، بزعم ان کے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس میں سلائی کا عمل ہوا ہو، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ سلا ہوا کپڑا ہے جو عضو کے برابر تیار کیا گیا ہو اور اسے وہ معمول کے انداز میں پہنے جیسے قمیض شلوار پہنی جاتی ہے۔ اہل علم کے اس قول سے مراد ہر وہ چیز نہیں ہے جس میں سلائی کا عمل ہوا ہو، لہذا اگر انسان احرام کے لیے پیوند لگی ہوئی چادر میں استعمال کرے، تو اس میں کوئی حرج نہیں گو پیوند کاری کے لیے اس کپڑے کی سلائی لگی ہوتی ہے۔

[1] صحیح مسلم، الحج، باب استیجاب رمی حمرۃ العقبة بعلوم النحر رکبا، حدیث: ۱۲۹۸۔



## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 423

محدث فتویٰ